منشور

جماعت اسلامی پاکستان

حل صرف جماعتِ اسلامی

منشور

جماعت اسلامی پاکستان

جاری کردہ

جماعت اسلامی پاکستان منصورہ، لاہور (پاکستان)

فون نمبر: **042-35419520-24,35432391-95**

فیکس نمبر: **042-35432194**

Email:amir@ji.org.pk, URL:www.jamaat.org

حل صرف جماعت اسلامی

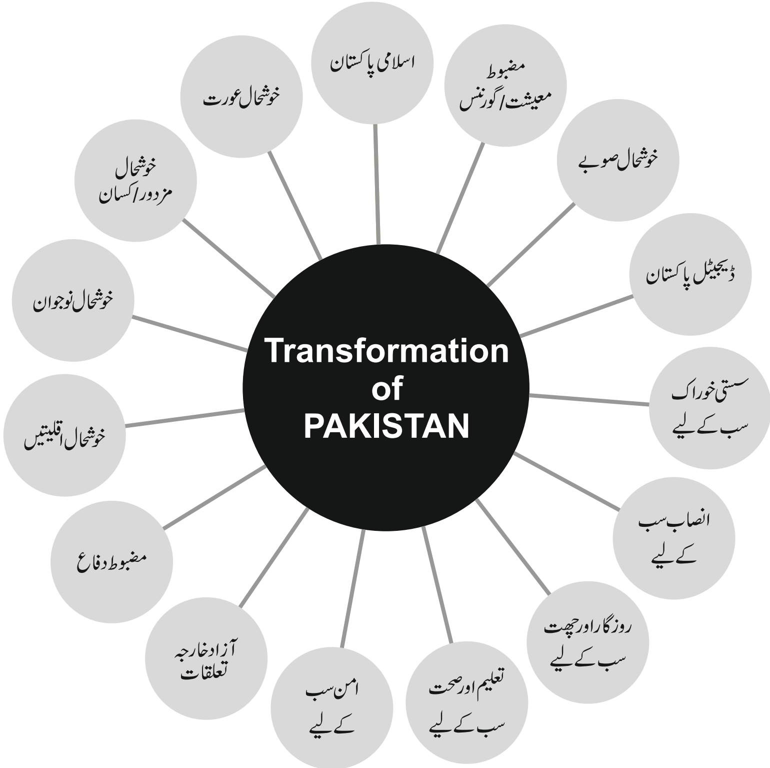

ناشر

اسلامک پبلی کیشنز منصورہ ملتان روڈ، لاہور پاکستان

فون: 2-042-35252501 فیکس: 042-35252503

موبائل: 0322-4673731 islamicpak@gmail.com

f/islamicpublications www.islamicpublications.pk

ترتیب

حرف آغاز (سراج الحق، امیر جماعت اسلامی پاکستان)..........5
جماعت اسلامی پاکستان کا وژن..........7
انتخابی منشور کے اعلیٰ مقاصد..........7
اسلامی پاکستان..........8
خوشحال پاکستان..........10
مضبوط پارلیمان..........10
انتخابی اصلاحات..........10
آئینی اصلاحات..........11
خودمختار اور مضبوط بلدیاتی ادارے..........12
آزاد میڈیا..........13
مضبوط معیشت اور گورننس..........14
بنیادی اقدامات..........14
قومی آمدن و ٹیکس میں اضافہ..........15
حکومتی اخراجات میں کمی..........16
قرضوں سے نجات..........16
فروغِ برآمدات..........17
صنعتوں کو فروغ..........17
توانائی کے متبادل ذرائع..........18
سیاحت و ماحولیات کا فروغ..........19
احتساب سب کا..........20
خوشحال اور ترقی یافتہ پاکستان..........21
انصاف سب کے لیے..........21
اَمن سب کے لیے..........21

تعلیم سب کے لیے.......... 22
صحت سب کے لیے.......... 23
چھت سب کے لیے.......... 25
روزگار سب کے لیے.......... 25
سستی خوراک سب کے لیے.......... 26
خوشحال صوبے.......... 26
خوشحال بلوچستان.......... 27
خوشحال خیبر پختونخوا.......... 28
خوشحال سندھ.......... 29
خوشحال پنجاب.......... 30
خوشحال آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان.......... 31
خوشحال اسلام آباد.......... 32
خوشحال معاشرہ.......... 33
خوشحال اور محفوظ عورت.......... 33
محفوظ خوشحال بچے.......... 34
خوشحال نوجوان، کھیلوں کا فروغ اور فنون لطیفہ.......... 35
خوشحال سمندر پار پاکستانی.......... 36
خوشحال کسان، زرعی و دیہی ترقی.......... 37
خوشحال مزدور.......... 40
خوشحال غیر مسلم پاکستانی برادری.......... 41
خوشحال بزرگ شہری اور ملازمین.......... 42
ڈیجیٹل پاکستان.......... 43
قومی سلامتی پالیسی.......... 44
مضبوط دفاع.......... 44
آزاد خارجہ تعلقات.......... 45

حرفِ آغاز

لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر حاصل کیے گئے پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کا بہترین جغرافیائی محل وقوع، پانچ بڑے دریا، معدنیات، تیل اور گیس کے ذخائر، 64 فی صد نوجوان اور 24 کروڑ باشعور عوام عطا کیے ہیں جو پاکستان کو ترقی کی معراج پر لے جاسکتے ہیں۔ انسانی اور قدرتی وسائل کے باوجود پاکستان آج معاشی بدحالی، غربت، جہالت، کرپشن اور سیاسی و انتظامی بدنظمی کا شکار ہے۔ ملک نظریاتی، معاشی اور سماجی طور پر کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔ بنیادی وجہ مفاد پرست، کرپٹ اور نالائق قیادت کا منصب پر فائز ہونا ہے۔ 75 سالوں میں برسر اقتدار آنے والی سول و ملٹری حکومتیں مطلوبہ اہلیت و صلاحیت سے محروم اور مفاد پرستی میں مستعد تھیں، اس لیے ملک کے مسائل بڑھتے گئے۔

جماعت اسلامی پاکستان نے پارلیمنٹ کے اندر اور باہر محدود نمائندگی کے باوجود اسلام، جمہوریت، قانون کی بالادستی اور عوام کی ترقی و خوش حالی کے لیے خدمات سرانجام دی ہیں۔ خیبر پختونخوا میں دو مرتبہ مخلوط صوبائی حکومت کا حصہ رہی۔ بجلی کے خالص منافع کا واجب الادا 110 ارب روپے کا مقدمہ جیتا۔ سکولوں، کالجوں اور شاہراہوں کا جال بچھایا۔ سات ٹیکس فری بجٹ دیے۔ طلبہ و طالبات کو میٹرک تک مفت تعلیم، کتب اور یونیفارم دیا۔ ہسپتالوں میں مفت ایمرجنسی علاج دیا۔ امن و امان قائم کیا۔ صنعتوں کو ترقی دی۔ خدمتِ خلق کے لیے خودمختار لوکل گورنمنٹ کا نیا نظام متعارف کروایا۔ غیر سرکاری سُود پر پابندی لگائی۔ اسلامی بنکاری کا اجرا کیا۔ بہترین مالی نظم و نسق پر عالمی بنک نے جماعت اسلامی کے صوبائی وزیر خزانہ کی تعریف کی اور وفاقی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخواہ کو ایک ارب روپے کا خصوصی انعام دیا۔ جماعت اسلامی کی کراچی سے چترال تک کئی اضلاع اور تحصیلوں میں مقامی حکومتیں رہیں۔ ہر جگہ اپنی صلاحیت اور اعلیٰ کارکردگی کا لوہا منوایا۔ محنت اور دیانت کے ساتھ اربوں روپے کے ترقیاتی منصوبے مکمل کیے لیکن الحمدللہ جماعت اسلامی کے کسی منتخب وزیر، ارکان قومی و صوبائی اسمبلی، ضلعی اور تحصیل ناظم کے دامن پر بدعنوانی کا کوئی دھبہ نہیں لگا۔

جماعت اسلامی پاکستان نے وفاقی حکومت میں نہ ہونے کے باوجود نہ صرف ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کی اور ہزاروں کارکنان کی جانوں کا نذرانہ پیش کیا بلکہ ناگہانی آفات، وباؤں، زلزلوں اور سیلابوں کے مواقع پر بلا امتیاز رنگ ونسل، مذہب و صنف ہر پاکستانی کی ''الخدمت'' کے ذریعے خدمت کی۔ اپنی خدمات کی بنا پر جماعت اسلامی آج اہلیت، صلاحیت وخدمت اور امانت ودیانت کی علامت ہے۔

مدینۃ النبی ﷺ کی اسلامی ریاست کی طرز پر جماعت اسلامی پاکستان کے معاشی، سیاسی اور سماجی نظام کی کایاپلٹنا چاہتی ہے۔ جماعت اسلامی پاکستان کا انتخابی منشور گھمبیر مسائل کو حل کرنے کے لیے ملک کی کایا پلٹنے کا پروگرام (Transformation Program) ہے۔ مرکزی مجلس شوریٰ کی منشور کمیٹی نے مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ماہرین خواتین وحضرات اور برادر تنظیمات کے ساتھ طویل مشاورت کے بعد مرتب کیا۔ اسے کر کے بار بار مرکزی مجلس شوریٰ اور مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاسوں میں پیش کیا گیا منشور حتمی منظوری مرکزی مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ 10 نومبر 2022ء کو دی ہے۔

منشور پر عمل درآمد کے لیے جماعت اسلامی کے پاس مختلف شعبوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار افراد پر مشتمل ٹیم موجود ہے۔ اس لیے میں عوام سے گزارش کرتا ہوں کہ ملک کی تقدیر اور کایا پلٹنے کے لیے آئندہ انتخابات میں اپنا ووٹ جماعت اسلامی کے اُمیدواروں کے حق میں استعمال کریں اور ''ترازو'' پر مہر لگا کر پاکستان کو اسلامی، خوشحال اور ترقی یافتہ بنائیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ (النساء4:58)

بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے سپرد کرو جو اہل ہیں۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ جماعت اسلامی پر بھرپور اعتماد کریں گے اور اہلیت، صلاحیت، خدمت اور امانت ودیانت کو ایک موقع ضرور دیں گے۔

سراج الحق

امیر جماعت اسلامی، پاکستان

جماعت اسلامی پاکستان کا وژن

پاکستان کو اسلامی، جمہوری، خوشحال اور ترقی یافتہ ریاست بنانا

انتخابی منشور کے اعلیٰ مقاصد

- قرآن وسنت کی بالادستی
- آئین، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی
- پاکستان کے عوام کی خوشحالی وترقی
- خوشحال صوبے اور خوشحال معاشرہ
- خواتین کو اسلامی حدود میں تعلیم وترقی کے تمام مواقع
- عالمی مالیاتی اداروں کے دباؤ سے آزاد غیر سُودی مضبوط معیشت
- انصاف، امن، روزگار، تعلیم، علاج اور چھت سب کے لیے
- قومی سلامتی، مضبوط دفاع اور آزاد خارجہ پالیسی

اسلامی پاکستان

- دستور پاکستان کے مطابق قرآن وسنت کی بالادستی قائم کی جائے گی۔
- حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوتؐ اور ناموسِ رسالتؐ کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا اور اس پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔
- بنیادی انسانی حقوق کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔
- پارلیمنٹ کے ذریعے تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کیے جائیں گے۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ نو کی جائے گی اور کوئی قانون اس کی پیشگی سفارش کے بغیر پارلیمنٹ سے منظور نہیں کیا جائے گا۔
- دستورِ پاکستان اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلوں کے مطابق سُودی نظامِ معیشت کا مکمل خاتمہ کرنے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- کھاتے داروں کے ذمے کمرشل بنکوں کے سُود ختم کرنے کے لیے پالیسی بنائی جائے گی۔
- خواتین کے شرعی اور قانونی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور اُن کے معاشی، سیاسی اور سماجی استحصال کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔
- یتیموں، معذوروں، بیواؤں اور بزرگ شہریوں کی خوراک، لباس، چھت، علاج اور تعلیم کا بندوبست کیا جائے گا۔
- حصول رزقِ حلال کی ترغیب دی جائے گی اور حرام اور ناجائز دولت کمانے اور خرچ کرنے کے تمام راستے بند کیے جائیں گے۔
- عوام الناس کو اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور باہمی رواداری کی تعلیم وترغیب دی جائے گی۔
- فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے لیے علمائے کرام کی مشاورت سے ضابطہ اخلاق نافذ کیا جائے گا۔

- دولت کی نمائش، جہیز، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں اسراف پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- گداگری کے سدباب کے لیے متبادل روزگار کا نظام بنایا جائے گا اور گداگروں کو محنت سے کمانے کے لیے ہنرمند بنایا جائے گا۔
- فحاشی، عُریانی، بدکاری اور اس کی وجوہات کے خاتمے کے لیے ٹھوس منصوبہ بندی اور اقدامات کیے جائیں گے۔
- پروٹوکول، وی آئی پی کلچر کے خاتمہ اور سادگی کو رواج دینے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- مساجد و مدارس کے آئمہ و مدرسین کی سرکاری سطح پر سرپرستی کی جائے گی۔
- مسجد کو کمیونٹی کا مرکز و محور بنایا جائے گا۔نئی مساجد میں خواتین کے لیے الگ حصہ مختص کرنا ضروری ہوگا۔
- غیر مسلم پاکستانی برادری کو اپنے مذہب کے مطابق تمام آزادیاں حاصل ہوں گی۔
- غیر مسلم پاکستانیوں کو آئین پاکستان کے مطابق معاشرتی، معاشی اور شہری حقوق حاصل ہوں گے۔
- جمعۃ المبارک کی ہفتہ وار چھٹی بحال کی جائے گی۔

خوشحال پاکستان

مضبوط پارلیمان

- قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے تصورات کے مطابق اسلام، آئین، جمہوریت اور بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے پارلیمنٹ کو بالادست بنایا جائے گا۔
- آئین اور پارلیمان کی عملاً بالادستی قائم کرنے کے لیے پارلیمنٹ (قومی اسمبلی اور سینیٹ) میں سنجیدہ، بامعنی اور باوقار ماحول بنایا جائے گا۔
- پارلیمانی نظام کو موروثی سیاسی خاندانوں کے مفادات اور جاگیردارانہ سیاست سے آزاد کرایا جائے گا۔
- پارلیمنٹ میں متوسط اور غریب طبقات کی قیادت سامنے لائی جائے گی۔
- قانون سازوں (Parlimentarians) کی استعداد کار بڑھانے کے لیے ''تربیتی اکیڈمی'' قائم کی جائے گی۔
- قانون سازی میں نادیدہ قوتوں اور غیرحکومتی تنظیموں کا اثر ورسوخ اور مداخلت روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
- تمام قومی و ریاستی اداروں کو اُن کے دائرہ کار تک محدود رکھنے اور ماورائے آئین اقدامات کی پیش بندی کی جائے گی۔

انتخابی اصلاحات

- آزادانہ، منصفانہ، غیرجانبدارانہ اور شفاف انتخابات کے انعقاد کے لیے سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے انتخابی نظام میں اصلاحات کی جائیں گی۔
- متناسب نمائندگی کا طریق انتخاب اپنانے کے لیے قومی سیاسی جماعتوں میں ہم آہنگی پیدا

کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ عوام کا کوئی ایک بھی ووٹ ضائع نہ ہو اور ہر سیاسی جماعت کو حاصل شدہ ووٹوں کے تناسب سے قومی اسمبلی، سینیٹ (مجلس شوریٰ) اور صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی مل سکے۔

- ووٹ دینا لازمی قرار دینے کے لئے قانون سازی کریں گے۔
- انتخابی عمل اور انتخابات میں سرمائے اور نادیدہ قوتوں کا عمل دخل اور اثر ورسوخ ختم کیا جائے گا۔
- الیکٹیبلز کی بلیک میلنگ اور ہارس ٹریڈنگ ختم کی جائے گی۔
- خاندانی سیاست اور موروثیت کے خاتمہ کے لئے سیاسی جماعتوں کی داخلی جمہوری و انتخابی تنظیم لازمی کی جائے گی۔
- قومی اسمبلی، سینیٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین کی اہلیت، دیانت اور شہرت جانچنے کے لیے ایک آزاد، غیر جانبدار اور خودمختار کمیشن تشکیل دیا جائے گا جو امیدواروں کی آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 کے مطابق جانچ پڑتال کرے گا۔
- الیکن کمیشن آف پاکستان کو انتظامی، مالی اور عدالتی خودمختاری دی جائے گی۔
- حلقہ بندیوں، انتخابی فہرستوں، انتخابی عملے کی تربیت وتعیناتی کے لیے آئین کے مطابق واضح قواعد وضوابط بنائے جائیں گے۔
- تمام شعبوں کے باصلاحیت افراد کی اسمبلیوں میں موجودگی کے لیے سیاسی، دینی اور پارلیمانی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق اور پارلیمنٹ میں نمائندگی دی جائے گی۔

آئینی اصلاحات

- اُردو کو سرکاری زبان اور بنیادی تعلیم کا ذریعہ بنایا جائے گا۔
- اعلیٰ ملازمتوں کے امتحانات اُردو اور انگریزی میں ہوں گے۔

- آئین کے مطابق بلاامتیاز اور بے لاگ احتساب کے لیے مؤثر احتسابی نظام قائم کیا جائے گا۔
- قومی احتساب بیورو (نیب) کو متوازی عدالتی نظام بنانے کے بجائے اعلیٰ عدلیہ کے ماتحت لایا جائے گا۔
- وی آئی پی کلچر اور غیر ضروری پروٹوکول کے خاتمے کے لیے قانون سازی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- پارلیمنٹ میں بیرونی دباؤ پر ہونے والی قانون سازی پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- انتظامی اور مالی اختیارات کی نچلی سطح (بلدیات) تک منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگیوں اور تشدد کے سدِ باب کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ماتحت عدلیہ کے اچھی کارکردگی، تجربہ اور شہرت کے حامل ججوں اور وکلاء کو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں بحیثیت جج مقرر کیا جائے گا۔
- آئین کی تمام دفعات پر مکمل عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے حتمی ہوں گے اور اسے بد نیتی سے چیلنج نہ کیا جا سکے گا۔ ازخود حکم امتناعی کا طریق کار تبدیل کیا جائے گا۔
- تمام آئینی اداروں کے سربراہان کو سنیارٹی اور میرٹ کی بنیاد پر تعینات کیا جائے گا۔

خودمختار اور مضبوط بلدیاتی ادارے

- بلدیاتی انتخابات اور مقامی حکومتوں کے تحفظ کے لیے سیاسی جماعتوں کے اشتراک سے آئین میں ایک نیا باب اور شیڈول شامل کیا جائے گا۔
- صوبائی مالیاتی کمیشن کے ذریعے مقامی حکومتوں کو مالیاتی اختیارات منتقل کیے جائیں گے۔
- بلدیاتی اداروں کو مالی اور انتظامی خودمختاری دی جائے گی۔

- بلدیاتی اداروں کو وفاقی اور صوبائی ترقیاتی فنڈز کی براہ راست منتقلی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کی معطلی اور بالائی حکومتوں کی مداخلت کے سد باب کا مؤثر انتظام کیا جائے گا۔
- بلدیاتی اداروں کے تحت مقامی سطح پر مؤثر مصالحتی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

آزاد میڈیا

- میڈیا اور کسی بھی شہری کی معلومات تک رسائی یقینی بنائی جائے گی۔
- اسلامی اقدار کے مطابق آزادیٔ اظہار رائے کو بنیادی انسانی حق تسلیم کرنے کے قانون کو مؤثر بنایا جائے گا۔
- میڈیا کو ناجائز حکومتی اور غیر حکومتی دباؤ سے آزاد رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- میڈیا میں کام کرنے والے تمام ملازمین کو بلا امتیاز تحفظ دیا جائے گا۔
- جعلی خبروں کی روک تھام کے لیے صحافتی انجمنوں سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- قومی سلامتی سے متعلق حساس معاملات کے حوالے سے صحافیوں کو اعتماد میں لیا جائے گا۔
- مغربی اور بھارتی تہذیب وثقافت کے حملوں کو روکا جائے گا۔
- عریاں، فحش اور مخرب اخلاق پروگراموں، ڈراموں اور اشتہارات کی روک تھام کے لیے سیاسی و دینی جماعتوں، میڈیا، پیمرا، سنسر بورڈ اور وزارت اطلاعات ونشریات کی مشاورت کے ساتھ ضابطہ اخلاق بنایا جائے گا اور قوانین پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔
- نئی نسل کی نظریاتی، علمی و اخلاقی تربیت کے لیے آئی ٹی سیکٹر کے ماہرین کی مشاورت سے ''ڈیجیٹل میڈیا پالیسی'' بنائی جائے گی۔
- میڈیا کو اسلامی تہذیب وثقافت کا علمبردار بنانے کی ترغیب دی جائے گی۔

مضبوط معیشت اور گورننس

بنیادی اقدامات

- سیاسی جماعتوں، ماہرین معاشیات اور تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے ''میثاقِ معیشت'' تیار کیا جائے گا۔
- پاکستان کا طویل المیعاد معاشی منصوبہ ''پاکستان: وژن 2050ء'' تیار کیا جائے گا۔
- سودی معیشت اور سُودی بنکاری کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- معیشت کی بنیاد حلال آمدن اور بہترین مالی نظم ونسق پر رکھی جائے گی۔
- حکومتی سطح پر تعیّشات اور وی آئی پی / پروٹوکول کلچر ختم کیا جائے گا اور سادہ طرزِ حکمرانی متعارف کروایا جائے گا۔
- ناجائز منافع خور مافیاز اور کارٹیلز کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- اشیائے خورونوش اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں استحکام لایا جائے گا۔
- دولت اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا اور مختلف طبقوں کے مابین غیر معمولی معاشی تفاوت ختم کیا جائے گا۔
- غربت کے خاتمے کے لیے تمام صاحب نصاب افراد سے زکوٰۃ وعشر اکٹھا کیا جائے گا جس سے ایک کروڑ غریب گھرانوں کی اندازاً اڑھائی لاکھ روپے سالانہ مدد کی جائے گی۔
- عالمی بنک، عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) اور اندرونی و بیرونی قرضوں سے نجات کے لیے جامع حکمت عملی تیار کی جائے گی۔
- سرکاری اہلکاروں کی بے جا مداخلت سے بچنے کے لیے ون ونڈو بزنس پراجیکٹ قائم کیا جائے گا۔

- پاکستانی روپے کے استحکام اور منی لانڈرنگ وسٹہ بازی روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں گے۔
- سالانہ معاشی شرح نمو کو آبادی میں سالانہ اضافے سے کم از کم دوگنا کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- اندرون و بیرون ملک سے ترسیلاتِ زر پر بنک فیس کم کی جائے گی۔
- تمام بیرونی تحائف ریاست پاکستان کی ملکیت ہوں گے۔توشہ خانے سے سرکاری تحائف کی فروخت کی ضرورت پڑنے پر مارکیٹ ریٹ پر باقاعدہ کھُلی نیلامی کی جائے گی۔کوئی حکومتی یا سرکاری عہدیدار توشہ خانے سے سرکاری تحائف سستے داموں خرید نہیں سکے گا۔
- سٹیٹ بنک آف پاکستان ایکٹ پر نظر ثانی کرکے ''گورنر بنک دولت پاکستان'' کو پارلیمنٹ اور حکومت کے سامنے جوابدہ بنایا جائے گا۔

قومی آمدن و ٹیکس میں اضافہ

- وفاق اور صوبوں میں ٹیکس اصلاحات متعارف کروائی جائیں گی۔جنرل سیلز ٹیکس کو 5فی صد سے کم کیا جائے گا۔
- سرمایہ داروں، جاگیرداروں، صنعت کاروں اور مالدار ترین اشرافیہ سے ان کی آمدن کے تناسب سے زیادہ سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔
- ٹیکس دہندگان کی تعداد میں اضافہ جبکہ ٹیکسوں کی شرح میں کمی کی جائے گی۔
- بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسوں کا منصفانہ تناسب مقرر کیا جائے گا۔
- فکس ٹیکس اسکیم کے اجراء کا جائزہ لیا جائے گا اور اگر یہ قابل عمل ہوا تو اسے نافذ کیا جائے گا۔
- معیشت کو دستاویزی بنانے کے لیے پرکشش اسکیم شروع کی جائے گی اور ریونیو ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا بیس میں منتقل کیا جائے گا۔

- زرعی ٹیکس بتدریج نافذ کیا جائے گا جبکہ ای آبیانہ اور ای مالیہ سکیموں کا اِجرا کیا جائے گا۔
- ٹیکس افسران کے اختیارات پر نظر ثانی کی جائے گی۔

حکومتی اخراجات میں کمی

- غیر ترقیاتی اخراجات میں 30 فی صد کمی کی جائے گی۔
- غیر ضروری سرکاری اخراجات ختم کیے جائیں گے۔ سرکاری اداروں میں اسراف کا خاتمہ اور سادگی وقناعت کی روش اختیار کی جائے گی۔ اعلیٰ حکومتی عہدیداران اور ملازمین سادگی کو رواج دیں گے۔
- موجودہ یا سابقہ صدور، وزرائے اعظم، وزرائے اعلیٰ، وفاقی وصوبائی وزراء، سپیکر قومی وصوبائی اسمبلی، چیئرمین سینیٹ، سپریم کورٹ و ہائی کورٹس کے ججوں، اعلیٰ سول اور فوجی افسران کو قیمتی لگژری گاڑیوں اور مفت پٹرول وبجلی وغیرہ کی سہولت ختم کی جائے گی۔
- سرمایہ داروں، جاگیرداروں اور مالدار ترین اشرافیہ کو حاصل ٹیکس کی 200 ارب روپے سالانہ چھوٹ ختم کی جائے گی۔
- ارکان پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- سرکاری ملازمین کی پنشن سے بلاسود سرمایہ کاری کی جائے گی جس سے سرکاری خزانے کا بوجھ کم ہوگا۔

قرضوں سے نجات

- تمام اندرونی و بیرونی قرضوں کو بتدریج ختم کیا جائے گا اور خود انحصاری پر سختی سے عمل کیا جائے گا۔
- بیرونی ومقامی قرضوں کی جلد ادائیگی کا شیڈول اور طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- مہنگی گاڑیوں، کاسمیٹکس اور غیر ضروری تعیّشاتی اشیا کی درآمد بند کر کے قیمتی زرمبادلہ بچائیں گے۔

فروغِ برآمدات

- برآمدات میں اضافے کو فروغ دیا جائے گا اور غیر ضروری درآمدات کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- زرمبادلہ میں ادائیگی کی شرط پر سمندر پار پاکستانیوں کو سرکاری قیمتی کمرشل اراضی پر کشش قیمت پر خریدنے کی پیش کش کی جائے گی۔
- مخصوص فصلوں اور صنعتی پیداواری علاقوں میں دس سال کے لیے ٹیکس فری انڈسٹریل زونز قائم کیے جائیں گے جہاں برآمدات کے لیے ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس تیار ہوں گی۔
- برآمدی مقاصد کے لیے آئی ٹی، میٹ ایکسپورٹ اور زرعی ویلیو ایڈڈ پروڈکٹس سیکٹر کو انڈسٹری کا درجہ دیا جائے گا۔
- ہر اہم صنعت کو 25 فی صد ایکسپورٹ کرنے کا قانونی طور پر پابند کیا جائے گا۔
- ایکسپورٹرز کو خصوصی قومی اعزازات سے نوازا جائے گا۔ سفارت کاروں کی ترقی کا انحصار ایکسپورٹ مارکیٹنگ کی بنیاد پر ہوگا۔

صنعتوں کو فروغ

- ایگرو بیسڈ انڈسٹری، کاٹیج انڈسٹری اور سمال و میڈیم انڈسٹریز کو فروغ دینے کے لیے مراعات کا خصوصی پیکج تیار کیا جائے گا۔ درآمد کیے جانے والے خام مال کو ملک کے اندر ہی بنانے والی انڈسٹری کو 10 سال کے لیے خصوصی ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- بیرون ملک پاکستانیوں کو ترقیاتی منصوبوں میں حصہ دار بنانے کے لیے سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- گاڑیاں بیرونِ ملک سے منگوانے کے بجائے اپنی گاڑی تیار کرنے کے لئے اقدامات کریں گے۔
- ملازمت کی بجائے ذاتی کاروبار چلانے کی ترغیب و ترتیب دی جائے گی اور ''چھوٹا کاروبار معاشی بہار'' مہم شروع کی جائے گی۔

- پاکستان سٹیل ملز، پاکستان ریلویز اور پی آئی اے سمیت قومی اداروں کی فروخت یا نج کاری کے بجائے انھیں منافع بخش ادارے بنانے کے لیے اہل انتظامیہ کا تقرر کیا جائے گا۔

توانائی کے متبادل ذرائع

- بجلی پیدا کرنے والی نجی کمپنیوں (IPPs) کے ساتھ مہنگے معاہدوں پر نظرثانی کی جائے گی اور قومی مفادات کے منافی معاہدے کرنے والوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔
- بہترین مالی نظم وضبط سے گردشی قرضوں اور لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- سرکاری دفاتر کو متبادل بجلی (سولر) پر منتقل کیا جائے گا جس سے سرکاری اخراجات میں کمی آئے گی۔
- سرکاری، کاروباری اور خوشی کی تقریبات دن کی روشنی میں کرنے کی پالیسی اپنائی جائے گی۔
- بجلی اور گیس کے رائج الوقت ظالمانہ سلیب ریٹ ختم کر دیے جائیں گے۔
- غریب خاندانوں کو 300 یونٹ تک بجلی مفت کر دی جائے گی۔
- لوڈ شیڈنگ اور لائن لاسز سمیت بجلی کی ترسیل وتقسیم کے نظام میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے گا اور پہلے نیشنل گرڈ میں بجلی جمع کرنے کا طریق کار تبدیل کریں گے۔
- توانائی کے سستے متبادل ذرائع مثلاً کوڑا کرکٹ سے تیاری اختیار کیے جائیں گے۔
- درآمدی ایندھن کی بجائے قدرتی اور قابل تجدید توانائی کو فروغ دیا جائے گا۔
- بھاشا اور اکھوڑی ڈیم سمیت تمام ضروری چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر پر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے گا۔ دریاؤں اور نہروں کے بہاؤ پر بجلی تیار کریں گے۔
- ہائیڈرو پاور، شمسی توانائی کے پینل اور ونڈ ٹربائن کی تیاری میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے صنعت کاروں کو سرمایہ کاری کی ترغیب دی جائے گی۔
- پاک ایران گیس پائپ لائن میں اپنے حصے کا کام جلد مکمل کریں گے۔

- ہوا سے توانائی (ونڈ انرجی) کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔
- بلوں کے ذریعے ریونیو اکٹھا کرنے کا موجودہ نظام تبدیل کیا جائے گا۔
- عالمی دباؤ نظر انداز کر کے تیل، گیس اور معدنیات کے نئے ذخائر تلاش کیے جائیں گے۔

سیاحت و ماحولیات کو فروغ

- صفائی اور شجر کاری کے کلچر کو عام کیا جائے گا۔
- ملک بھر میں پبلک بیت الخلاء اور وضو خانے بنائے جائیں گے۔
- شمالی علاقہ جات، اپر دیر، سوات، گلگت بلتستان، چترال نیز سندھ، بلوچستان، پنجاب اور آزاد کشمیر کے سیاحتی مقامات کو ترقی دی جائے گی۔
- سیاحت کے فروغ کے لیے شاہراہیں اور رابطہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی اور ان کے نام رکھے جائیں گے۔
- سیاحتی مقامات پر موجود مقامی آبادیوں اور مکینوں کی ترقی و خوشحالی کے لیے خصوصی منصوبہ بندی کی جائے گی۔
- سیاحتی مقامات کو آلودگی سے پاک رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- سیاحتی علاقوں تک جدید ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔
- سیاحتی مقامات پر سکیورٹی اور قیمتوں کے تعین و کنٹرول کا نظام قائم کیا جائے گا۔
- ہوٹل انڈسٹری کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- صوبہ خیبر پختونخوا میں سوات، چترال، دیر اور مانسہرہ جبکہ صوبہ سندھ میں ''گورکھ ہل'' کو عالمی معیار کے سیاحتی مراکز بنایا جائے گا۔
- ماحولیاتی آلودگی کے سد باب، کنٹرول اور تحفظ ماحول کے لیے سخت قوانین سازی اور ان پر مؤثر عمل درآمد کروایا جائے گا۔
- گاڑیوں اور صنعتوں سے زہریلی گیسوں اور صنعتی فضلہ جات کو ٹھکانے لگانے کے لیے

خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔

- الیکٹرک انجنوں والی گاڑیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- نئے جنگلات لگانے کے لیے بڑے پیمانے پر شجر کاری مہمات چلائی جائیں گی اور جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے قوانین پر عمل درآمد کیا جائے گا۔
- جنگلات کو آمدن میں اضافے کا ذریعہ بنانے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔

احتساب سب کا

- سخت قوانین پر مشتمل ''احتسابی نظام'' تشکیل دیا جائے گا تاکہ رشوت، کمیشن اور کک بیکس سمیت ہر قسم کی بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جا سکے۔
- قومی احتساب بیورو (نیب) کا سربراہ اسے مقرر کیا جائے گا جس کی قابلیت، اہلیت اور امانت و دیانت مسلمہ ہو۔
- نیب، ایف آئی اے سمیت تمام تفتیشی اداروں کی تنظیم نو کی جائے گی اور اس میں سیاسی مداخلت اور انتقامی کارروائیوں پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- پلی بارگیننگ ختم کی جائے گی اور کرپشن ثابت ہونے پر مجرم کی تمام جائیداد بحق سرکار ضبط کی جائے گی۔
- لوٹی ہوئی قومی دولت قومی خزانے میں واپس لانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ہر قسم کے بدعنوان عناصر کو شریعت کے مطابق موت اور عمر قید سمیت سخت سزائیں دی جائیں گی۔
- 30 یا 99 سالہ لیز ختم ہونے پر دی گئی سرکاری اراضی واپس سرکاری تحویل میں لی جائے گی۔ لیزڈ اراضی غیر قانونی طور پر فروخت کرنے والے بدعنوان عناصر کا احتساب کیا جائے گا۔

خوشحال اور ترقی یافتہ پاکستان

انصاف سب کے لیے

- عدالتی فیصلے قرآن وسنتؐ کے مطابق ہوں گے اور کوئی عدالت قرآن وسنتؐ کے خلاف فیصلہ نہیں دے گی۔
- اعلیٰ عدلیہ اور وکلا کی مشاورت سے عدلیہ کے بروقت اور فوری فیصلوں کے لیے عدالتی نظام کی تنظیم نو کی جائے گی۔
- نچلی سطح پر عدالتی نظام کی مکمل اصلاح کے لیے مؤثر و متحرک حکمت عملی وضع کی جائے گی۔
- عدالتی تحقیقات (Investigation) کا مؤثر نظام وضع کیا جائے گا۔
- دیوانی اور فوجداری مقدمات کے فیصلے بالترتیب چھ اور تین ماہ کے اندر کیے جائیں گے۔
- عدلیہ کے موبائل یونٹس کا قیام عمل میں لایا جائے گا تاکہ دور دراز علاقوں تک انصاف پہنچایا جاسکے۔
- عدالتی فیصلوں پر بروقت عمل درآمد کے لیے ''آن لائن مانیٹرنگ'' کا نظام بنایا جائے گا۔
- فاسٹ ٹریک بزنس کورٹس قائم کی جائیں گی۔

اَمن سب کے لیے

- پولیس اسٹیشن کو ''خوف'' کی بجائے ''تحفظ'' کا ''استعارہ'' بنایا جائے گا۔ جسے دیکھتے ہی شہریوں کو ''احساسِ تحفظ'' ہوگا۔
- پولیس کی جدید خطوط پر پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ ساتھ دینی و اخلاقی تربیت کی جائے گی۔
- خواتین، بچوں اور بچیوں کی عزت وعصمت کی حفاظت کے لیے پولیس کا ''فوری ریسپانس یونٹ'' قائم کیا جائے گا۔

- پولیس کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کر کے رشوت ستانی کو ختم کیا جائے گا۔
- رشوت ستانی میں ملوث اہلکاروں کے خلاف فوری انضباطی کارروائی کی جائے گی اور ملوث اہلکاروں کو سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔
- ماورائے آئین گرفتاریوں، شہریوں کو حبس بے جا میں رکھنے، جعلی پولیس مقابلوں، ماورائے عدالت قتل اور دورانِ حراست پولیس تشدد کا خاتمہ کیا جائے گا۔

تعلیم سب کے لیے

- تعلیم کو انسان کا بنیادی حق قرار دیا جائے گا۔
- بلاتفرق ہر مسلم و غیر مسلم، امیر و غریب اور شہری و دیہاتی کو ہر سطح کی تعلیم کا موقع دیا جائے گا۔
- مختلف نظام ہائے تعلیم اور طبقاتی نظامِ تعلیم کا خاتمہ کر کے پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم نافذ کیا جائے گا۔
- قرآن و سنتؐ کے مطابق نصابِ تعلیم تیار کیا جائے گا۔ اخلاقیات اور معاملات سنوارنے پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔
- آئینی ترمیم کے ذریعے تعلیم کے شعبے کو وفاق کے تحت لاکر اسلامی نظریہ حیات اور نظریہ پاکستان کو نصابِ تعلیم کا محور بنایا جائے گا۔
- فنی تعلیم، شہری شعور، روڈ سیفٹی، حفظانِ صحت اور کردار سازی کے موضوعات کو نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔
- تعلیمی اداروں میں بنیادی سطح پر انٹرپرینیورشِپ (Enterpreneurship) کی تعلیم و ترغیب دی جائے گی۔
- شرحِ خواندگی کو سو فی صد کیا جائے گا اور میٹرک تک تعلیم مفت اور لازمی ہوگی۔
- عربی، انگریزی اور دوسری عالمی زبانوں کو نصاب تعلیم میں شامل کیا جائے گا۔

- جدید خطوط پر نظام تعلیم کو استوار کیا جائے گا اور تحقیق و تصنیف کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں میں قرآن و سنت کی بنیادی تعلیم لازمی ہو گی۔
- طلبہ اور طالبات کے لیے پچاس (50) نئی یونیورسٹیاں اور ٹیکنیکل کالجز بنائے جائیں گے۔
- طالبات کے لیے اعلیٰ معیاری تعلیمی ادارے قائم کر کے مخلوط نظام تعلیم کا خاتمہ کیا جائے گا اور لڑکیوں کی تعلیم کے لیے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔
- وزارت سائنس و ٹیکنالوجی اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے اعلیٰ تعلیم کے لیے تحقیق و ترقی پروگرام کے بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- بجٹ میں تعلیم کے لیے جی ڈی پی کا کم از کم 5 فی صد مختص کیا جائے گا اور اس میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا۔
- سرکاری و نجی تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو خصوصی احترام اور معقول تنخواہیں دی جائیں گی۔
- طلبہ و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بلا سُود قرضے دیے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں منشیات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں گے۔
- اسلامی تہذیب و ثقافت پر لکھی جانے والی 100 معرکۃ الآرا کتب بڑی لائبریریوں کو فراہم کی جائیں گی۔

صحت سب کے لیے

- تمام ہسپتالوں میں 24 گھنٹے آؤٹ ڈور علاج اور مفت ایمرجنسی سروس مہیا کی جائے گی۔
- شہری اور دیہی علاقوں میں خواتین کی زچگی اور حادثاتی طبی سہولیات کے لیے گھر کے قریب انتظام کیا جائے گا۔
- اندرونِ ملک معیاری اور سستی ادویات اور آلات کی تیاری کے لیے خصوصی مراعات دی جائیں گی۔

- ادویات پر کمپنیوں کی اجارہ داری ختم کرنے اور قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ادویات کی جنرک (Generic) ناموں سے فروخت کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- مستحق افراد کا سرکاری سطح پر ڈیٹا بیس تیار کر کے دل، گردہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی اور منشیات کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔
- تمام ہسپتالوں میں امراضِ دل، ذیابیطس، گردہ، ہیپاٹائٹس، کینسر، ایڈز، ٹی بی، منشیات اور نفسیات کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کا تقرر کیا جائے گا۔
- ہر ڈاکٹر کو تعلیم کی تکمیل پر ملازمت فراہم کی جائے گی اور معقول معاوضہ دیا جائے گا۔
- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے صحت کے سالانہ بجٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- ہر ہسپتال میں طب نبویؐ، طب یونانی، ہومیوپیتھی اور ہربل طریقہ علاج کے الگ الگ یونٹ قائم کیے جائیں گے۔ نیز ان طریقہ ہائے علاج کی مکمل سرپرستی کی جائے گی۔
- موبائل ہیلتھ یونٹس کے ذریعے فوری علاج فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
- اضلاع کی سطح پر برن یونٹس قائم کیے جائیں گے۔
- پانچ ہزار کی دیہی آبادی کے لیے ''رورل ہیلتھ ڈسپنسری'' کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- اتفاقی حادثات میں زخمیوں کی جان بچانے کے لیے نیشنل ہائی ویز پر ہر 50 کلومیٹر کے بعد اور موٹر ویز کے ہر انٹر چینج پر ایمر جنسی ٹراما سنٹرز قائم کیے جائیں گے۔
- زخمیوں کی فوری طبی امداد کے لیے ایمر جنسی ہیلی کاپٹر سروس شروع کی جائے گی۔
- پیرا میڈیکل سٹاف کی جدید طرز پر پیشہ ورانہ اور اخلاقی تربیت کی جائے گی۔
- وبائی امراض سے بچاؤ اور علاج کے لیے بڑے ہسپتالوں میں خصوصی سنٹرز اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- مریضوں کی نجی ہسپتالوں سے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں منتقلی کے لیے ان ہسپتالوں

کے درمیان سہولت وہم آہنگی کے لیے قانونی اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔

- ہر خاندان میں ماں اور بچے کی صحت کا شعور پیدا کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔
- یونیورسل ہیلتھ کیئر کے عملی نفاذ کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔

چھت سب کے لیے

- بے آباد زمینوں کو آباد کرنے کی شرط پر مستحق افراد میں زمین تقسیم کی جائے گی۔
- کم آمدن والے افراد کو سستی زمین خریدنے اور مکانات کی تعمیر کے لیے آسان اقساط پر بلاسود قرضے دیے جائیں گے۔
- 10 مرلہ تک کے ذاتی گھر پر پراپرٹی ٹیکس معاف کیا جائے گا۔
- سرکاری اور نجی زمینوں پر جبری قبضے ختم کرنے کے لیے مؤثر قانون سازی کی جائے گی۔
- سرکاری زمینوں پر غیر قانونی سوسائٹیوں قائم کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔
- ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور سکیموں کے متاثرین کو قانونی تحفظ دیا جائے گا۔
- ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کے قرض نادہندگان کے ذمے واجب الادا سُود معاف کرنے کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- زمین کی قیمت اور غیر قانونی خرید و فروخت کو کنٹرول کرنے کے لیے ''رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی'' قائم کی جائے گی۔

روزگار سب کے لیے

- وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں میں سرکاری ملازمت پر پابندی ختم کر کے میرٹ پر خالی اسامیوں کو پُر کیا جائے گا۔
- ذاتی کاروبار کی ترغیب و تربیت کے ساتھ غیر سودی قرضے دیے جائیں گے۔
- کم پڑھے لکھے لوگوں کے لیے ''روزگار پروگرام'' بنایا جائے گا۔
- چھوٹے صنعتی یونٹ اور کاٹیج انڈسٹری کی حوصلہ افزائی کے لیے بلاسُود قرضے اور سہولیات

فراہم کی جائیں گی۔

- تعلیم یافتہ بے روزگار افراد کو مخصوص مدت کے لیے ’’بے روزگاری الاؤنس‘‘ دیا جائے گا۔

سستی خوراک سب کے لیے

- دودھ، سبزیوں، پھلوں اور دیگر اشیائے ضروریہ کی سستے داموں فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ کاشتکار اور صارف کے درمیان غیر ضروری واسطوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- آٹا، چینی، خوردنی تیل و دیگر اشیائے خورونوش اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں کمی اور استحکام لایا جائے گا۔
- قیمتوں پر نظر رکھنے کے لیے مرد و خواتین صارفین اور مقامی علمائے کرام پر مشتمل ’’پرائس کنٹرول کمیٹیاں‘‘ تشکیل دی جائیں گی۔
- غریب و متوسط طبقے کے لیے حقیقی معنوں میں سستے بازار قائم کیے جائیں گے۔

خوشحال صوبے

- ہر صوبے کے قدرتی وسائل پر پہلا حق اُسی صوبے کا ہوگا جہاں سے وہ پیدا ہوتے ہیں۔
- قومی مالیاتی کمیشن وفاق اور صوبوں میں وسائل کی منصفانہ تقسیم کے فارمولے پر نظر ثانی کی جائے گی۔
- قومی مالیاتی کمیشن کے منظور کردہ مالیاتی ایوارڈ پر فوری عمل درآمد کروانے اور صوبوں کو مالی وسائل کی بروقت فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- وفاقی حکومت کے پبلک سیکٹر ترقیاتی پروگرام سے تمام صوبوں کو انصاف کی بنیاد پر ترقیاتی فنڈز دیے جائیں گے۔
- دیہی علاقوں میں ایگرو بیسڈ انڈسٹری قائم کی جائے گی۔
- دیہی علاقوں کو شہری علاقوں کی طرح تمام سہولتیں مہیا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

- مشترکہ مفادات کونسل اور بین الصوبائی رابطے کی وزارت کو فعال کیا جائے گا اور تمام معاملات باہمی مشاورت وخوش اسلوبی سے طے کیے جائیں گے۔
- دیہی آبادی کے بڑے شہروں کی جانب بہاؤ کو روکنے کے لیے جدید طرز پر نئے شہر آباد کیے جائیں گے۔
- ہر ڈویژنل ہیڈکوارٹر کے لیے ترقیاتی منصوبہ بنایا جائے گا۔

خوشحال بلوچستان

- بلوچستان کے قدرتی وسائل اور سی پیک پر پہلا حق بلوچستان کے عوام کا ہوگا۔
- بلوچستان کے عوام کی غربت، ناخواندگی اور پسماندگی کے خاتمے کے لیے ہنگامی اقدامات کیے جائیں گے۔
- صوبے کے عوام کو تحفظ، روزگار اور بنیادی ضروریات زندگی کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- پاک ایران گیس پائپ لائن بچھانے کا عمل شروع کیا جائے گا۔
- سینڈک، ریکوڈک، گوادر اور چمالنگ، ماربل اور کرومائیٹ جیسے بڑے قیمتی منصوبوں کو پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت چلایا جائے گا۔
- پورے بلوچستان میں غیر ضروری چیک پوسٹوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- بلوچستان کے جبری گمشدہ افراد کو بازیاب کروایا جائے گا۔
- ''حق دو گوادر تحریک'' اور حکومتِ بلوچستان کے درمیان تحریری معاہدے پر عمل درآمد کرایا جائے گا۔
- ساحلی وسرحدی علاقوں کو نیشنل گرڈ اسٹیشن سے منسلک کر کے بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا خاتمہ کیا جائے گا اور ہنگامی حالات میں ایران سے بجلی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- گوادر اور ساحلی علاقوں کے ماہی گیروں کے روزگار کے تحفظ کے لیے ٹرالر مافیا کو کنٹرول کیا جائے گا اور ملکی قوانین پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے گا۔

- سستی اشیا کی فراہمی کے لیے سرحدی تجارت (بارڈر ٹریڈ) کو جاری رکھا جائے گا اور اس میں کمیشن اور رشوت ختم کی جائے گی۔
- صوبے کو وافر پانی کی فراہمی کے لیے کچھی کینال کا بقیہ حصہ مکمل کیا جائے گا اور بارانی ندی نالوں پر ڈیم تعمیر کیے جائیں گے۔
- بلوچستان کی بنجر زمین کو قابل کاشت و سکونت بنانے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی جائے گی۔
- ناراض بلوچ قبائل کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں گے اور انھیں قومی دھارے میں شامل کر کے احترام دیا جائے گا۔

خوشحال خیبر پختونخوا

- صوبہ خیبر پختونخوا سے نکلنے والی قدرتی گیس، پٹرول معدنیات اور بجلی کی پیداوار پر پہلا حق صوبہ خیبر پختونخوا کا ہو گا۔
- قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ میں دہشت گردی سے متاثرہ صوبہ خیبر پختونخوا کا حصہ بڑھایا جائے گا۔
- صوبے کو بجلی کے خالص منافع کی مکمل اور بروقت ادائیگی یقینی بنائی جائے گی اور اے جی این قاضی فارمولا کے مطابق بجلی کے خالص منافع کے بقایا جات وفاقی حکومت سے حاصل کیے جائیں گے۔
- سابقہ فاٹا کے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم کیے گئے اضلاع کی ترقی و خوشحالی کے لیے ''خصوصی پیکج'' دیا جائے گا اور نئے اضلاع کو ترقی یافتہ اضلاع کے برابر لایا جائے گا۔
- صوبائی فنانس کمیشن سے تمام اضلاع کو ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔
- شمالی اضلاع میں چھوٹے ڈیمز کے منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔
- چائے کی کاشت پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔
- پشاور، نوشہرہ، کوہاٹ، بونیر سمیت سابقہ فاٹا کے اضلاع میں نئی صنعتوں کے قیام کے لیے

خصوصی مراعات اور زونز قائم کیے جائیں گے۔

- افغان اور پاکستانی شہریوں کی آسان آمد ورفت کے لیے ''خصوصی کارڈ'' سسٹم کا اجرا کیا جائے گا اور ویزا فیس ختم کی جائے گی۔
- مقامی تاجروں کو وسط ایشیا سے تجارت بڑھانے کے لیے خصوصی سہولیات دی جائیں گی۔
- خیبر پختونخواہ رئیل سٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی قائم کی جائے گی۔

خوشحال سندھ

- سندھ سے نکلنے والی قدرتی گیس اور معدنیات پر پہلا حق صوبہ سندھ کا ہوگا۔
- صوبائی فنانس کمیشن سے تمام اضلاع کو وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔
- صوبہ سندھ کی ہاؤسنگ سوسائٹیوں اور اسکیموں کے متاثرین کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔
- صوبائی سطح پر ''رئیل اسٹیٹ ریگولیٹری اتھارٹی'' قائم کی جائے گی۔
- تھرکول منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا اور اس کی ملازمتوں میں مقامی افراد کو ترجیح دی جائے گی اور اس کی آمدنی سے پبلک سیکٹر یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔
- سندھ کی ساحلی پٹی پر ہوا سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔
- کراچی، حیدرآباد، لاڑکانہ سمیت سندھ کے تمام شہروں سے کچرا کنڈی کو ٹھکانے لگانے کے لیے ''ویسٹ منیجمنٹ'' کا جدید طریقہ اختیار کیا جائے گا۔
- سندھ کے بیمار صنعتی زونز کو فعال کیا جائے گا۔
- گورکھ ہل کو سیاحتی مرکز کے طور پر ترقی دی جائے گی۔
- خوشحال کراچی کے لیے جامع ترقیاتی منصوبہ پیش کیا جائے گا۔
- کراچی کی حقیقی آبادی کا تعین کرنے کے لیے فول پروف مردم شماری کروائی جائے گی۔
- کراچی کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے وفاق اور صوبہ سندھ کی حکومتوں سے فنڈز حاصل کیے جائیں گے۔

- کراچی الیکٹرک کی تنظیم نو کی جائے گی اور اسے عوام کا استحصال کرنے اور بجلی کی قیمت میں ناروا اضافے سے روکا جائے گا۔
- کراچی کو درپیش ٹرانسپورٹ کے مسائل حل کرنے کے لیے جدید بسیں چلائی جائیں گی۔
- بلدیہ کراچی کو مالی طور پر خود مختار ادارہ بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے اور انتظامی اصلاحات کی جائیں گی۔
- فراہمی آب منصوبے (کے 4) کی تکمیل یقینی بنائی جائے گی۔
- کراچی کے نکاسی آب کے منصوبے کی فوری تکمیل کی جائے گی۔
- کراچی کے نوجوانوں کو میرٹ کی بنیاد پر روزگار کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- کراچی کو پاکستان کا صاف ستھرا مثالی شہر بنایا جائے گا۔
- جماعت اسلامی کی ''حق دو کراچی تحریک'' اور حکومت سندھ کے مابین معاہدے پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔

خوشحال پنجاب

- صوبائی فنانس کمیشن ایوارڈ کے ذریعے پنجاب کے تمام اضلاع کو وسائل کی منصفانہ تقسیم کی جائے گی۔
- پنجاب کے بڑے شہروں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے نئے شہر آباد کئے جائیں گے۔
- آبادی کا شہروں کی طرف بہاؤ روکنے کے لیے ''جامع دیہی ترقی کا منصوبہ'' تیار کیا جائے گا جس کے تحت دیہاتوں میں تمام شہری سہولیات مہیا کی جائیں گی۔
- پنجاب رئیل سٹیٹ ہاؤسنگ اتھارٹی قائم کی جائے گی۔
- زراعت کو صوبے کی آمدن کا سب سے بڑا ذریعہ بنایا جائے گا۔
- زرعی ترقی کے لیے سستی بجلی، سستے زرعی مداخل اور جدید مشینری فراہم کی جائے گی۔
- پنجاب کی زرعی زمینوں پر ہاؤسنگ سوسائٹیاں بنانے پر پابندی لگائی جائے گی۔
- خود کفالت کے لیے موسم اور زمین کی ساخت کے مطابق زرعی زونز قائم کیے جائیں گے۔

- جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ کیا جائے گا اور لینڈ ریفارم پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔
- کسانوں کو پیداوار اور آمدن میں حصہ دار بنایا جائے گا۔
- کالا باغ، کوہستان نمک، اٹک، چنیوٹ اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں میں معدنیات کی صنعتوں کے فروغ کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔
- چکوال اور دیگر موزوں علاقوں میں زیتون کی وسیع پیمانے پر کاشت کے لیے کسانوں کی رہنمائی اور معاونت کی جائے گی۔
- لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ سمیت ڈسٹرک ہیڈ کوارٹرز کی سطح تک صفائی کے بہتر انتظامات کے لیے ''ویسٹ منیجمنٹ اتھارٹی'' قائم کی جائے گی۔
- صوبہ بہاولپور بحال کیا جائے گا۔
- چولستان کو خشک سالی سے بچانے کے لیے کسانوں کو ''خصوصی خوشحال پیکج'' دیا جائے گا۔
- جنوبی پنجاب کو صوبہ کے ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا اور انتظامی بنیاد پر الگ صوبہ بنایا جائے گا۔

خوشحال آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان

- ریاست جموں وکشمیر کی آزادی ہمارا قومی نصب العین ہے۔ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کو آئینی طور پر باہم مربوط کر کے ریاست کے دونوں خطوں کو تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ بنایا جائے گا۔
- آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے عوام کو تمام دینی، فلاحی، رفاہی، معاشی اور معاشرتی فوائد پہنچائے جائیں گے۔
- گلگت بلتستان کو آزاد جموں وکشمیر کی طرز کا علیحدہ سیٹ اپ دلوایا جائے گا۔
- آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سے پیدا ہونے والی بجلی کی رائیلٹی ادا کی جائے گی۔
- آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کو لوڈ شیڈنگ سے مستثنٰی قرار دیا جائے گا۔

- آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں پینے کے صاف پانی اور سیوریج کا مربوط نظام قائم کیا جائے گا۔
- سیاحتی مقامات سے مالا مال خطے کو عالمی سیاحت کا مرکز بنانے اور عوام کو روزگار کی فراہمی کے لیے بنیادی انفراسٹرکچر بالخصوص سڑکوں، سرنگوں، ہیلی کاپٹر سروس، ہیلی پیڈز اور ایئرپورٹس کی تعمیر اور انتظامی ڈھانچے کی تشکیل نو کی جائے گی۔
- خطے کے عوام کو شاہراہِ ریشم سے تجارتی فوائد پہنچانے کے لیے جامع اقدامات کیے جائیں گے۔
- آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور شمالی علاقہ جات میں توانائی کے مسئلے کے حل کے لیے تاجکستان، افغانستان، پاکستان گیس پائپ لائن منصوبہ جلد پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔
- پاکستانی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے طلبہ و طالبات کا کوٹہ بڑھایا جائے گا، نیز گلگت بلتستان میں عالمی معیار کی انجینئرنگ اور میڈیکل یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
- آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لیے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق سکلز ڈیویلپمنٹ پروگرامات شروع کیے جائیں گے۔

خوشحال اسلام آباد

- اسلام آباد کو سہولیات کے لحاظ سے دنیا کا بہترین دارالحکومت بنائیں گے۔
- اسلام آباد کو ڈیجیٹلائز کر کے تمام تر شہری سہولیات کو ٹیکنالوجی پر منتقل کیا جائے گا۔
- دارالحکومت میں مقامی بجلی کی پیداوار سے رہائشی علاقوں میں اَرزاں نرخوں پر بجلی کی فراہمی کے لئے اقدامات کیے جائیں گے۔
- برساتی نالوں کی صفائی اور مقامی سطح پر چھوٹے ڈیم قائم کر کے پانی اور بجلی کی ضروریات پوری کی جائیں گی۔
- اسلام آباد اور راولپنڈی کے درمیان ٹریفک کی روانی اور سڑکوں پر ٹرانسپورٹ کے نظام کو مؤثر بنانے کے لیے اربن اور رورل ٹرانسپورٹ سسٹم متعارف کروایا جائے گا۔

خوشحال معاشرہ

خوشحال اور محفوظ عورت

- خواتین کو میٹرک تک لازمی مفت تعلیم دی جائے گی۔
- اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے خواتین کو مساویانہ مواقع فراہم کیے جائیں گے۔
- خاندانی نظام کے استحکام اور تحفظ کے لیے فیملی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔
- اسلامی شریعت کے مطابق خواتین کو والد اور شوہر کی جائیداد سے وراثت اور ملکیت کے حقوق دلوانے کے لیے فوری اور عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- ماؤں اور بہنوں کو وراثت میں حصہ نہ دینے والے اُمیدواروں کے انتخابات میں حصہ لینے اور بیرون ملک سفر پر پابندی عائد کی جائے گی۔
- غیر اسلامی معاشرتی رسموں جہیز کے ناجائز مطالبات قرآن سے شادی، ونی، وٹہ سٹہ، سورہ، کاروکاری اور غیرت کے نام پر قتل کا سدِ باب کیا جائے گا۔
- ایک وقت میں طلاق ثلاثہ کو تعزیری جرم قرار دینے کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- برسر روزگار خواتین کو محفوظ پیشہ ورانہ ماحول کی فراہمی کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔
- سرکاری و نیم سرکاری محکموں میں بیوہ اور طلاق یافتہ خواتین کو ملازمت کے لیے عمر کی حد میں خصوصی رعایت دی جائے گی۔
- سرکاری وغیر سرکاری ملازم پیشہ خواتین کو پوری تنخواہ کے ساتھ چار ماہ کی زچگی رخصت دی جائے گی جبکہ بچے کی پرورش کے لیے آدھی تنخواہ پر رخصت دی جائے گی۔
- خواتین سرکاری ملازمین کو اُن کے شوہر کی جائے ملازمت پر تعیناتی کی پالیسی پر عمل کیا

جائے گا اور گھر کے قریب تعینات کیا جائے گا۔

- ملازمت پیشہ خواتین کے لیے لچکدار اوقاتِ کار مقرر کیے جائیں گے۔
- پبلک سروس کے تمام اداروں میں خواتین کے لیے علیحدہ ڈیسک قائم کیے جائیں گے۔
- خواتین کے لیے خصوصی ٹرانسپورٹ شروع کی جائے گی۔
- گھریلو صنعتوں کے فروغ کی حوصلہ افزائی کے لیے قانون سازی کی جائے گی۔
- خواتین کو ہنرمند بنا کر معاشی طور پر مضبوط بنانے میں مدد کی جائے گی۔

محفوظ خوشحال بچے

- ہر بچے کو اسلامی عقائد، عبادات، اخلاقیات اور رواداری کی تعلیم دی جائے گی۔
- تعلیمی اداروں میں ہر مسلمان بچے/ بچی کے لیے ناظرہ و ترجمہ قرآن مجید سیکھنا لازمی ہوگا۔
- ہر بچے کی خوراک، لباس، چھت، صحت، تعلیم اور تحفظ کا بندوبست ریاست کی ذمہ داری ہوگی۔
- تعلیمی ایمرجنسی نافذ کرکے 2 کروڑ سے زائد بچوں اور بچیوں کو تعلیمی اداروں میں داخل کروا کر زیورِ تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا۔
- فرقہ واریت، نسل پرستی، لسانیت اور طبقاتی تقسیم سے پاک معاشرے کی تعمیر کے متعلق بچوں کو آگاہی دی جائے گی۔
- دینی مدارس میں زیرِ تعلیم بچوں کو جدید ٹیکنالوجی اور عصری علوم سے روشناس کروایا جائے گا۔
- بچوں کے لیے کھیل کود کے مواقع پیدا کرنے کے لیے چلڈرن پارکس بنائے جائیں گے۔
- پارلیمنٹ میں بچوں کے حقوق کے تحفظ اور فراہمی کے لیے باقاعدہ قانون سازی کی جائے گی اور اس سے بچوں کو آگاہ کیا جائے گا۔
- بچیوں اور بچوں کو انصاف کی فوری فراہمی کے لیے خصوصی عدالتیں (Juvenile Courts) قائم کی جائیں گی۔

- بچوں کے معاشی، تعلیمی اور سماجی استحصال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔
- چائلڈ لیبر خصوصاً بچوں سے جبری مشقت لینے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔
- بچوں کو اغوا کر کے پیشہ ور گداگری پر مجبور کرنے والے مافیاز کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے گا۔
- بچوں کو منشیات کی لت میں مبتلا کرنے والے عناصر کا قلع قمع کیا جائے گا۔
- بچوں پر جسمانی و جنسی تشدد کے سدِ باب کے لیے موثر عملی اقدامات کیے جائیں گے۔
- بچوں اور بچیوں کے جنسی استحصال سے تحفظ کے لیے پولیس ''فوری ریسپانس یونٹ'' قائم کیا جائے گا۔
- بچیوں اور بچوں کے اغوا اور جنسی زیادتی کے مجرموں کو سرعام سزائے موت دینے کے لیے قانون سازی اور اس پر فوری عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔
- مختلف جرائم میں گرفتار بچوں کو کارآمد شہری بنانے کے لیے باقاعدہ تربیتی نظام تشکیل دیا جائے گا۔
- بچوں کی صحت، تعلیم اور تربیت کا شعور پیدا کرنے کی مہم چلائی جائے گی۔

خوشحال نوجوان، کھیلوں کا فروغ اور فنون لطیفہ

- طلبہ یونینز پر پابندی ختم کر کے تمام تعلیمی اداروں میں انتخابات کروائے جائیں گے۔
- ہر ضلع میں یوتھ اسمبلیاں قائم کی جائیں گی تاکہ مستقبل کی قیادت تیار ہو سکے۔
- یوتھ بنک قائم کیا جائے گا۔ نوجوانوں کو کاروبار کے لیے بلاسود قرضے اور پیشہ ورانہ تربیت فراہم کی جائے گی۔
- نوجوانوں کی سیاسی، معاشی، سماجی اور نفسیاتی کونسلنگ کے لیے ''کیریئر کونسلنگ سنٹرز''، ''سکولز آف پالیٹکس''، ''ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز''، ''یوتھ کلچر سنٹر''، ''یوتھ شاپنگ سنٹر''، ''یوتھ اکنامک زونز''، ''یوتھ گرین زونز''، ''فری لانسنگ'' اور ''آن لائن فورمز'' قائم کیے

جائیں گے۔

- سیاسی عمل میں نوجوانوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں نوجوانوں کو نمائندگی دی جائے گی۔
- شادی آسان پروگرام شروع کیا جائے گا جس کے تحت مستحق نوجوان بچوں اور بچیوں کی شادی کے لیے پیکج دیا جائے گا۔
- وفاقی وصوبائی بجٹ میں ہر شہر اور دیہات میں کھیلوں کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں گے۔ کھیل کے میدانوں میں اضافہ اور سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- کرکٹ، ہاکی، سکوائش، فٹ بال، ویٹ لفٹنگ، جمناسٹک، ٹینس، باسکٹ بال، کبڈی، فن پہلوانی اور دیگر کھیلوں کے فروغ کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔
- تعلیمی اداروں میں اِن ڈور کھیلوں کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔
- قومی ٹیموں میں کھلاڑیوں کی سلیکشن میں میرٹ پر سختی سے عمل ہوگا اور سفارشی کلچر کا مکمل خاتمہ کیا جائے گا۔
- اسلامی تہذیب و ثقافت کے دائرے میں نوجوان خواتین کے لیے کھیلوں کے الگ میدان اور صحت مند تفریحی سرگرمیوں کے لیے خصوصی فنڈز مختص کیے جائیں گے۔
- کھلاڑیوں کی جدید طرز پر پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت بھی کی جائے گی۔
- اسلامی فنون لطیفہ کے فروغ کے لیے شاعروں، ادیبوں اور خطاطوں وغیرہ کی حوصلہ افزائی کی جائے گی اور ان کے علاج ومعالجہ کا خیال رکھا جائے گا۔

خوشحال سمندر پار پاکستانی

- سمندر پار پاکستانیوں کے تمام حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کی پاکستان میں موجود جائیدادوں اور اثاثوں کے تحفظ کے لیے

''پروٹیکشن آف اوورسیز پاکستانیز پراپرٹی اتھارٹی'' قائم کی جائے گی۔

- سمندر پار پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا جائے گا اور سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے پارلیمنٹ میں نمائندگی کا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- پاسپورٹ، شناختی کارڈز اور دیگر تصدیقی دستاویزات کی تجدید کے لیے آن لائن سہولت کا نظام موثر بنایا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کے لیے پاکستان آمد پر امیگریشن اور کسٹم وغیرہ میں آسانیاں پیدا کی جائیں گی۔
- ترسیلاتِ زر پر بنک فیس کم کی جائے گی۔
- زیادہ زرمبادلہ بھیجنے والے سمندر پار پاکستانیوں کو ہر سال قومی اعزاز ''محسن پاکستان'' سے نوازا جائے گا۔
- سمندر پار پاکستانیوں کو اپنے ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب، مراعات کی فراہمی اور کاروباری رہنمائی دی جائے گی۔
- سمندر پار پاکستانیوں کے بیرون ملک تحفظ، اور قانونی معاملات میں معاونت کے لیے پاکستان قونصلر سروسز کو مستعد، متحرک اور دوستانہ بنایا جائے گا۔

خوشحال کسان، زرعی و دیہی ترقی

- اسلام کے اصولوں کے مطابق زرعی اصلاحات کی جائیں گی۔
- کسانوں کو بجلی، پانی، ڈیزل، کھاد، بیج اور زرعی ادویات سستے داموں فراہم کی جائیں گی۔
- بے زمین کسانوں اور ہاریوں کو غیر آباد سرکاری زمینیں پانی کی سہولت اور آبادکاری کی شرط کے ساتھ فراہم کی جائیں گی۔ کاشت کار کو کھاد، بیج اور ادویات خریدنے کے لیے بلاسود قرضے دیے جائیں گے۔
- زرعی قرضوں پر سُود ختم کیا جائے گا۔

- پھل اور سبزیوں کی جدید فارمنگ کو ٹیکس مراعات دی جائیں گی۔
- مقامی صنعتوں کو زرعی پیداوار میں اضافے کے لئے ٹیکس چھوٹ دی جائے گی۔
- پھل اور سبزیوں کی کولڈ اسٹورتج سہولت پر بلا سود قرضے دیے جائیں گے۔
- زرعی زمینوں کا سروے کروا کر موسم اور زمین کی ساخت کے مطابق زرعی فصلوں کے زون بنائے جائیں گے تاکہ خود کفالت حاصل ہو۔
- زرعی گریجویٹس کو آسان شرائط کے ساتھ لیز پر زرعی رقبہ دیا جائے گا۔
- باغات اور زرعی زمینوں پر نئی رہائشی سوسائٹیوں اور کارخانوں کی تعمیر پر پابندی لگائی جائے گی۔
- آڑھتیوں کو کم کر کے کسان کو محنت کا بدلہ اور عوام کو سستے داموں زرعی اجناس، پھلوں اور سبزیوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔
- کوآپریٹو سوسائٹیوں کی تشکیلِ نو کی جائے گی تاکہ زرعی انقلاب کا قومی مقصد حاصل ہو سکے۔
- زرعی تحقیقات کی بنیاد پر بیج، کھاد، ادویات اور زمین کی زرخیزی میں اضافے کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈز اور سہولیات دی جائیں گی۔
- فوڈ سکیورٹی کا مسئلہ ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا۔
- ٹیوب ویلوں کو ایٹمی اور شمسی توانائی پر منتقل کیا جائے گا۔ شمسی توانائی حاصل کرنے کے لیے کسانوں کو سولر پینل فراہم کیے جائیں گے۔
- ڈرپ اور سپرنکل اری گیشن کے لیے ضروری سامان کی مقامی سطح پر تیاری کی حکمت عملی تیار کی جائے گی۔
- صوبوں کے درمیان دریائی پانی کی تقسیم کے فارمولے اور ٹیلی میٹری سسٹم پر سختی سے عمل درآمد کے ذریعے محرومیوں اور غلط پروپیگنڈے کا خاتمہ کیا جائے گا۔

- قومی اقتصادی رابطہ کمیٹی سمیت قومی وصوبائی مشاورتی کمیٹیوں، اداروں،محکموں اور کمپنیوں میں کسانوں کوحقیقی نمائندگی دی جائے گی۔
- زرعی اجناس کی درآمد کا خاتمہ اور زرعی شعبے کومکمل طور پر برآمدی شعبے میں تبدیل کرنے کے لیے مؤثر حکمت عملی بنائی جائے گی۔
- بڑی فصلوں خصوصاً، کپاس، گندم، چاول اور گنے کی کاشت میں اضافے اور ان سے برآمدی مصنوعات بنانے کے لیے مؤثر حکمت عملی بنائی جائے گی۔
- سیم وتھور کے خاتمے کے لیے سکارپ ٹیوب ویلز بحال کیے جائیں گے۔کھاد کی بوریوں پر قیمتیں چھاپی جائیں گی تاکہ کسانوں سے زیادہ قیمت وصول نہ ہوسکے۔
- پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیےقومی پالیسی بنائی جائے گی۔
- زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔
- نہروں پر بجلی کے ہائیڈل یونٹ لگاکر بجلی قریبی علاقوں کوفراہم کی جائے گی۔
- بہترین پیداوار کے لیے ہائی ٹیک اورمیکانکی زراعت کوفروغ دیا جائے گا۔
- ملک کی غذائی ضرورت پورا کرنے کے لیےتمام زرعی اجناس میں خودکفالت حاصل کی جائے گی۔
- لائیوسٹاک کوصنعت کا درجہ دیا جائے گا۔مویشی اوربھیڑبکریاں پالنے کے لیےسہولیات فراہم کی جائیں گی اورگوشت کی برآمد میں اضافے کے لیےسپلائی لائن کی اصلاح کی جائے گی۔
- ڈیری فارمنگ کی بھرپورحوصلہ افزائی کی جائے گی۔بائیوگیس کے قابل عمل منصوبے بنائے جائیں گے۔
- اعلیٰ نسل کی دیسی اورغیرملکی گائے بھینسوں کی افزائش کے لیےخصوصی اقدامات کیے جائیں گے۔

- ماہی گیری کے فروغ اور ماہی گیروں کے حقوق ومفادات کا مکمل تحفظ کیا جائے گا۔
- صنعتی اجناس کی خام حالت میں برآمد کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- زرعی تحقیق و تجربات کی بنیاد پر فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا جائے گا۔ دوگنا کرنے کا ہدف ہوگا۔
- کھیتوں سے منڈیوں تک سڑکیں تعمیر کی جائیں گی تا کہ زرعی اجناس، پھل اور سبزیاں تیز رفتاری کے ساتھ منڈی تک پہنچ سکیں۔
- سیلاب کے پانی کی سٹوریج کے لئے جھیلیں بنائی جائیں گی۔
- زرعی کمیشن قائم کیا جائے گا جس میں ماہرینِ زراعت، کسانوں اور کاشت کاروں کے نمائندوں کو شامل کیا جائے گا۔

خوشحال مزدور

- رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کے مطابق ''قومی لیبر پالیسی'' تشکیل دی جائے گی۔
- ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں صنعتی تعلقات کا ایسا ماڈل بنایا جائے گا جس میں آجر اور اجیر کے حقوق کا تحفظ ہو سکے۔
- سرکاری اور نجی اداروں میں یومیہ اُجرت کا خاتمہ کر کے تمام اسامیوں پر مستقل ملازمت دی جائے گی۔
- محنت کش کی کم ازکم اُجرت اور تنخواہ کا تعین مہنگائی کے تناسب سے کیا جائے گا۔ کوئی مزدور تعلیم، علاج اور بڑھاپا الاؤنس سے محروم نہیں رہے گا۔
- فیکٹریوں، مِلوں اور کاروباری اداروں کے تمام مزدوروں کی رجسٹریشن کی جائے گی تا کہ کوئی مزدور اپنے قانونی اور مالی حقوق سے محروم نہ رہے۔
- پنشن فنڈز کی سرمایہ کاری کا ایسا نظام بنایا جائے گا کہ پنشن کے خاتمے کا سوال پیدا نہ ہو۔
- لیبر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والا اُمیدوار کسی قسم کے انتخابات میں حصہ لینے کے

لیے نااہل ہوگا۔

- سوشل سکیورٹی اور ورکرز ویلفیئر فنڈ کے درست استعمال کا طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔
- ٹریڈ یونینز کے انتخابات باقاعدگی سے کروائے جائیں گے۔
- صنعتی بجٹ سازی اور دیگر معاملات میں ٹریڈ یونین رہنماؤں کو مشاورت میں شریک کیا جائے گا۔
- آجر اور اجیر کے بہتر تعلقات اور اصلاح کار کے لیے ضابطہ اخلاق تیار کیا جائے گا۔
- تمام صنعتی ادارے اپنی تمام معلومات فیکٹری کے مرکزی داخلی دروازے پر آویزاں کرنے کے پابند ہوں گے اور غلط بیانی کو قابلِ سزا جرم قرار دیا جائے گا۔
- معاوضہ جات کی ادائیگی کے نظام کو بروقت، مؤثر اور سہل بنایا جائے گا اور اس کا دائرہ کار مقامی سطح تک بڑھایا جائے گا۔
- کارخانوں کے منافع میں مزدوروں کو حصہ دار بنایا جائے گا۔
- نظر ثانی شدہ لیبر قوانین کے ذریعے رسمی اور غیر رسمی شعبے کے کروڑوں مزدوروں کو تحفظ دیا جائے گا۔
- مزدوروں کی رہائش، علاج اور بچوں کی مفت تعلیم اور بڑھاپا الاؤنس کے لیے ''مزدور ویلفیئر کارڈ'' جاری کیا جائے گا۔
- مزدوروں، کھیت مزدوروں، کان کنوں، ماہی گیروں اور بھٹہ مزدوروں کو تحفظ دیا جائے گا اور ایمرجنسی صورت حال سے نمٹنے کی خصوصی تربیت دی جائے گی۔
- آتشزدگی یا حادثاتی موت کی صورت میں مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔
- لیبر عدالتوں (بشمول این آر سی) کو اعلیٰ عدلیہ کے ماتحت لایا جائے گا۔

خوشحال غیر مسلم پاکستانی برادری

- غیر مسلم آبادی کے لیے اقلیتی برادری کی بجائے ''غیر مسلم پاکستانی برادری'' کی اصطلاح

استعمال کی جائے گی۔

- غیر مسلموں کو بلا امتیاز تعلیم، روزگار اور دیگر شہری حقوق برابری کی بنیاد پر فراہم کیے جائیں گے۔
- تمام مذاہب کے پیروکاروں کی جان، مال، عزت، آبرو اور عبادت گاہوں کا تحفظ کیا جائے گا۔
- بوڑھوں اور معذوروں کے علاج کے لیے ہر بڑے ہسپتال میں خصوصی ڈیسک اور سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔نئی عمارتوں کی تعمیر کی اجازت معذوروں کی ویل چیئر میں آسان داخلے سے مشروط ہوگی۔
- غیر مسلموں کو اُن کے مذہبی قوانین کے مطابق انصاف کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔
- غیر مسلموں کے ساتھ غیر منصفانہ غیر مناسب سلوک برداشت نہیں کیا جائے گا۔
- جب تک آئینی ترمیم اور ملکی قوانین کو تسلیم کر کے احمدی، قادیانی، لاہوری گروپ اپنے غیر مسلم ہونے کا اعلان نہیں کرتے ان کے لئے غیر مسلم اقلیت کے الفاظ ہی استعمال ہوں گے۔

خوشحال بزرگ شہری اور ملازمین

- سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں ہر سال مہنگائی کی شرح سے اضافہ کیا جائے گا۔
- ریٹائرڈ سرکاری ملازمین اور اُن کی بیوگان اور بچیوں کو پنشن کی ادائیگی کا خود کار نظام بنایا جائے گا۔
- معمر شہریوں (سینیئر سٹیزنز) کو ہوائی سفر، ریلوے، پبلک ٹرانسپورٹ، گیسٹ ہاؤسز وغیرہ میں کو 50 فی صد رعایت دی جائے گی۔
- بزرگ اور معذور شہریوں کے لیے ہر پبلک مقام پر علیحدہ کاؤنٹرز بنائے جائیں گے۔

- معذوروں کو خصوصی تعلیم وتربیت کی فراہمی اور ملازمتوں میں کوٹہ یقینی بنایا جائے گا۔
- خواجہ سراؤں، خنثیٰ، مخنث کے لیے تعلیم، علاج، روزگار اور عزت و احترام کے خصوصی قوانین بنائیں گے۔

ڈیجیٹل پاکستان

- ڈیٹا سائنس اور مصنوعی ذہانت (Artificial Intelligence) کی تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔
- ملک بھر کی تمام سڑکوں اور گلیوں کے نام رکھے جائیں گے اور مواصلاتی نقشوں کو اَپ گریڈ کیا جائے گا۔
- قومی شناختی کارڈ، پاسپورٹ، این او سی، سمیت بنیادی شہری سہولیات ڈیجٹیلائز کی جائیں گی اور اس کے حصول کو آسان بنایا جائے گا۔
- سرکاری اداروں کے مکمل ریکارڈ کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ڈیجٹیلائز کیا جائے گا۔
- ایف بی آر کو کرپشن فری اور کاروبار دوست بنانے کے لیے اس کی ڈیجیٹل طرز پر تشکیلِ نو کی جائے گی۔
- پاکستان ڈیجیٹل پروگرام کے تحت نوجوانوں کو خصوصی تربیت دینے کے لیے ساتھ ساتھ سستے انٹرنیٹ کنکشن، لیپ ٹاپ اور کمپیوٹرز دیے جائیں گے۔
- انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے لیے اعلیٰ تعلیمی اور پیشہ ورانہ اداروں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- سافٹ ویئر ایکسپورٹ میں اضافہ کیا جائے گا۔
- سائنسی ایجادات پر سائنسدانوں اور انجینئرز کو قومی اعزازات اور انعامات سے نوازا جائے گا۔

قومی سلامتی پالیسی

- پاکستان ایک ذمہ دار اسلامی، جمہوری اور فلاحی ریاست ہے جس کی قومی سلامتی پالیسی قرآن وسنت اور آئین پاکستان سے ہم آہنگ ہوگی جو نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کے مضبوط دفاع اور آزاد خارجہ تعلقات کی آئینہ دار ہوگی۔
- قومی سلامتی پالیسی سیاسی و دینی جماعتوں، خارجہ و دفاعی اُمور کے ماہرین اور نمائندہ شخصیات کی مشاورت سے تیار کی جائے گی جس کی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- پاکستان کا ایٹمی پروگرام ملک کی سلامتی اور بقاء کا ضامن ہے۔ ملک کی معاشی صورت حال کتنی ہی دِگرگوں ہوجائے، بیرونی اور اندرونی دباؤ پر ایٹمی پروگرام بند کرنے یا ایٹمی اثاثوں سے دستبرداری کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔
- اَمن عالم کے لیے پاکستان سب کا ساتھ دے گا اور پرائی جنگوں میں فریق، شریک یا سہولت کار نہیں بنے گا۔

مضبوط دفاع

- اسلامی نظریات اور جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ وسلامتی کے لیے پاکستان کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے کے لیے پاکستان کی بری، فضائی اور بحری افواج کو جدید ترین اسلحہ اور جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس کیا جائے گا۔
- پاکستان کا ایٹمی پروگرام جاری رہے گا۔ ایٹمی اثاثوں اور تنصیبات کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔
- دفاعی بجٹ میں حسب ضرورت اضافہ کیا جائے گا اور اس پر پارلیمنٹ میں بحث کروائی جائے گی۔

- دفاعی بجٹ کے استعمال کے لیے صوابدیدی اختیارات کا خاتمہ کیا جائے گا۔
- سروسز چیفس کی تقرری سنیارٹی اور میرٹ پر ہوگی جس کی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- فوجی دستوں کی بیرون ملک تعیناتی کی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- دفاعی ساز و سامان کی مقامی سطح پر تیاری کے لیے منصوبہ بندی اور اقدامات کیے جائیں گے۔
- 18 سال سے 35 سال تک کے ہر پاکستانی مرد وعورت کو لازمی فوجی تربیت دی جائے گی۔
- کسی ملک کو پاکستان کی بری، بحری اور فضائی حدود اور خفیہ معلومات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

آزاد خارجہ تعلقات

- اسلام کی بالادستی، پاکستان کی سلامتی و یکجہتی، ریاست جموں وکشمیر کی آزادی اور کشمیریوں کا حق خودارادیت خارجہ پالیسی کے اہم ستون ہوں گے۔
- عالمی برادری کے ساتھ برابری، انصاف، امن بقائے باہمی اور عدم مداخلت کی بنیاد پر تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔
- اسلامی دنیا اور اسلامی تعاون تنظیم (OIC) سے تعلقات کو مضبوط بنا کر مشترکہ معاشی، تعلیمی اور دفاعی حکمت عملی پر زور دیا جائے گا۔
- سعودی عرب، ترکی، ایران اور افغانستان سمیت تمام مسلم ممالک کو خارجہ تعلقات میں پہلی ترجیح حاصل ہوگی۔
- چین کے ساتھ برادرانہ، دوستانہ، تجارتی اور تزویراتی تعلقات کو مزید مستحکم کیا جائے گا اور پاک چین اقتصادی راہداری (CPEC) کے تمام منصوبے جلد مکمل کیے جائیں گے۔

- امریکہ، روس اور یورپی یونین کے ساتھ دوطرفہ تجارتی اور دوستانہ تعلقات کو برابری کی بنیاد پر فروغ دیا جائے گا۔
- بھارت کے ساتھ دوطرفہ، دوستانہ سفارتی اور تجارتی تعلقات کو کشمیریوں کے حق خودارادیت کے حصول، مسئلہ جموں وکشمیر کے حتمی حل اور مقبوضہ ریاست کی سابقہ و خصوصی حیثیت کی بحالی تک زیرغور رکھا جائے گا۔
- متفقہ قومی کشمیر پالیسی پارلیمنٹ کی منظوری سے بنائی جائے گی اور اس کو آئینی تحفظ دیا جائے گا۔ اس پالیسی کو کوئی حکومت یا ادارہ یکطرفہ طور پر تبدیل نہیں کرسکے گا۔
- ریاست جموں وکشمیر بھارت کے زیرقبضہ جموں وکشمیر، لداخ اور پاکستان کے زیرانتظام آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان پر مشتمل متنازعہ علاقہ ہے۔ اس کی تقسیم کو کسی آئینی ترمیم یا خاموش مفاہمت کے ذریعے تسلیم نہیں کیا جائے گا۔
- اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جموں وکشمیر کے عوام کے حق خودارادیت اور مسئلہ جموں وکشمیر کے حتمی حل تک تحریک آزادی جموں وکشمیر کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کی جائے گی اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔
- وزیرمملکت برائے آزادیٔ جموں وکشمیر مقرر کیا جائے گا جو آزادی جموں وکشمیر کے لیے سفارتی سطح پر جدوجہد کرے گا۔
- کشمیر بہبود فنڈ قائم کیا جائے گا جو مقبوضہ ریاست جموں وکشمیر کے عوام اور بھارتی ظلم وستم سے متاثرہ خاندانوں پر خرچ کیا جائے گا۔
- قبلہ اوّل، بیت المقدس اور فلسطین کی تحریک آزادی کی بھرپور سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت کی جائے گی اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔
- فلسطین کی مقدس سرزمین فلسطینیوں کی ہے۔ اس پر ناجائز اسرائیلی ریاست کو تسلیم نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی سرزمین فلسطین پر دو ریاستی حل قبول کیا جائے گا۔

- قبلہ اوّل، بیت المقدس اور ارضِ فلسطین کی آزادی تک اسرائیل سے سفارتی تعلقات قائم نہیں کیے جائیں گے۔
- تمام بین الاقوامی معاہدوں کی اسلامی اصولوں کے مطابق پاسداری کی جائے گی۔
- تمام بین الاقوامی معاہدوں (بشمول تزویراتی، تجارتی اور تعلیمی وغیرہ) کی حتمی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔
- اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب اور تمام ممالک میں سفیروں، ہائی کمشنروں اور خصوصی نمائندوں کے تقرر کی حتمی منظوری پارلیمنٹ دے گی۔

منشور کمیٹی جماعت اسلامی پاکستان

ڈاکٹر فرید احمد پراچہ (صدر)
جناب محمد اصغر (سیکرٹری)
جناب اظہر اقبال حسن
جناب سید بختیار معانی
جناب سید وقاص انجم جعفری
جناب مشتاق احمد خان
جناب کاشف سعید شیخ
جناب ڈاکٹر عطاء الرحمٰن
جناب لیاقت بلوچ
جناب مولانا عبد الحق ہاشمی
جناب محمد جاوید قصوری
جناب عنایت اللہ خان
جناب راجہ عارف سلطان
جناب ڈاکٹر انوار الحق
جناب عتیق الرحمٰن